

ابو عبد اللہ صارم

## نماز میں سورہ فاتحہ اور امام

نماز میں سورہ فاتحہ کی قراءت کے حوالے سے بعض مقلدین یہ روایت پیش کرتے ہیں:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: **إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى**

**أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَصَلِّي بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ أَخَذَ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ .**

”سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو

آپ ﷺ تشریف لائے اور وہیں سے قراءت شروع کر دی جہاں تک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچ چکے تھے۔“

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۲/۲۱۱، مسند الامام احمد: ۱/۲۳۱، سنن ابن ماجہ: ۱۲۳۵)

اس کی سند ابواسحاق سمعی راوی کی ”تدلیس“ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔ انہوں نے سماع کی

تصریح نہیں کی۔ ابواسحاق سمعی کو امام شعبہ (معرفۃ السنن والآثار: ۱/۶۵، وسندہ صحیح)، امام نسائی (طبقات

المسلمین: ۴۲)، حسین کراچی، ابوجعفر طبری (تہذیب التہذیب: ۸/۶۶)، امام ابن خزیمہ (۱۰۹۳)، امام

ابن منذر (الاوسط: ۵/۲۱۷)، امام ابن حبان (۵/۱۷۷) رحمہم اللہ وغیرہ نے ”مذلس“ قرار دیا ہے۔ مسلم

اصول ہے کہ ”ثقفہ، مذلس“ جب سماع کی تصریح نہ کرے تو بخاری و مسلم کے علاوہ اس کی روایت ”ضعیف“

ہوتی ہے۔

مسند احمد (۱/۲۰۹) والی روایت کی سند میں قیس بن ربیع راوی ہے جو جمہور محدثین کرام کے نزدیک

”ضعیف“ ہے۔ حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **ضعفه الجمهور .**

”اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔“ (المغنی عن حمل الاسفار للعراقی: ۴/۷۰)

علامہ پیشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **وضعفه الأكثرون .** ”اسے زیادہ محدثین نے ضعیف کہا

ہے۔“ (فیض القدير للمناوی: ۶/۶۹)

مقتدی کو سورت فاتحہ سے منع کرنے والے اب امام کو بھی فاتحہ سے منع کرنے لگے ہیں کیونکہ اس

”ضعیف“ روایت میں امام کی بات ہو رہی ہے نہ کہ مقتدی کی۔

